REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ ۱۵ رجب ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۱۴ صلح ۱۳۳۹ ہش ۔ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۱۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۴ جنوری بوقت ۱/۲ ۱۰ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۱۳ جنوری۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ البتہ دائیں کلائی میں کچھ درد محسوس ہوتی رہی۔ صحابہ کرام و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

سائنس کے مطالعہ اور ریسرچ کے بغیر ترقی ممکن نہیں

آل پاکستان سائنس کانفرنس کے نام صدر ایوب کا پیغام

حیدرآباد ۱۳ جنوری۔ بارھویں آل پاکستان سائنس کانفرنس کے نام اپنے پیغام میں صدر ایوب نے کہا ہے کہ اگر ہم ایک ترقی پسند قوم کی طرح آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں پوری لگن اور توجہ کے ساتھ سائنس کے مطالعہ اور ریسرچ کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ صدر نے کہا کہ علم اور ایجاد کی سرحدیں بسرعت تمام پھیلتی جا رہی ہیں۔ اور انسانی ترقی کے نئے گوشے اور میدان سامنے آ رہے ہیں۔ علم و ایجاد کے اس بیش بہا ذخیرے کی کلید سائنس ہی ہے۔ اس سائنس کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے جو سائنسدان جمع ہوئے ہیں۔ ان کا یہ مقدس فرض ہے۔ کہ وہ اپنے پیشہ ورانہ مسائل پر ہی غور نہ کریں۔ بلکہ ہمارے عوام کو سائنسی معلومات سے روشناس کرنے کے طریقے بھی تجویز کریں۔ ہمارے دو بڑے دشمن جہالت اور تعصبات صرف اسی صورت میں ختم ہو سکتے ہیں۔ اور سائنسی و معقول نقطۂ نظر پیدا ہو سکتا ہے۔

صدر ایوب نے سائنس کانفرنس کا سرپرست اعلیٰ ہونا بھی منظور کر لیا ہے۔ کانفرنس کے موقعہ پر وزیر خوراک جنرل اعظم خاں۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین۔ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر ذاکر حسین اور وزیر تعلیم مسٹر حبیب الرحمٰن نے بھی پیغامات بھیجے ہیں۔ جن میں کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی ہے۔

زکوٰۃ جمع کرنے کا ادارہ عنقریب قائم کر دیا جائے گا

سابق ملٹری اکونٹنٹ جنرل مسٹر صدیقی ادارہ کے سربراہ ہونگے

کراچی ۱۳ جنوری۔ باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق حکومت پاکستان نے زکوٰۃ منظم طریقے سے جمع کرنے اور اس کی مناسب تقسیم کے لیے ایک ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسٹر شجاعت علی صدیقی سابق ملٹری اکاؤنٹنٹ جنرل کو وزارت خزانہ میں افسر بکار خاص مقرر کر دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ اس سلسلے میں قابل عمل تجاویز مرتب کریں۔ مسٹر شجاعت علی صدیقی ہی کو اس ادارے کا سربراہ مقرر کیا جائے گا۔

باخبر حلقے کہہ رہے ہیں کہ بنیادی جمہوریتوں سے کہا جائے گا کہ وہ زکوٰۃ جمع کرنے اور ضرورت مند اشخاص اور اداروں کے لئے زکوٰۃ فنڈ سے روپیہ فراہم کرنے میں امداد دیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی رضاکارانہ ہوگی۔ جس علاقے سے بھی زکوٰۃ کا روپیہ جمع کیا جائے گا خواہ نقدی کی شکل میں ہو یا غلے کی شکل میں۔ کوشش کی جائیگی کہ وہیں کے غرباء اور محتاجوں میں اسے تقسیم کیا جائے۔

صدر ناصر کے نام صدر پاکستان کا پیغام

راولپنڈی ۱۳ جنوری۔ صدر پاکستان نے صدر ناصر کے نام ایک پیغام ارسال کر کے انہیں اسوان بند کا سنگ بنیاد رکھنے پر مبارکباد دی ہے۔ اور امید ظاہر کی ہے کہ بند کی تکمیل متحدہ عرب جمہوریہ کی مرفہ الحالی کا موجب بنے گی۔

مقبوضہ کشمیر میں داخل ہونیوالے چینی کمیونسٹ

[illegible] ۱۳ جنوری۔ مقبوضہ کشمیر سے آنیوالی اطلاعات کے مطابق پنڈت پریم ناتھ ڈوگرا کی پرجا پریشد پارٹی نے شکایت کی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں چینی کمیونسٹوں کے گھس جانے کی وجہ سے تشویشناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔

مجلس علمی کے زیر اہتمام ایک اہم لیکچر

الجمعیۃ العلمیۃ (مجلس علمی) کے زیر اہتمام مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۶۰ء کو سوا ایک بجے مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف "فتنہ عظمیٰ اور اسکے متعلق [illegible] کے نظریات" کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔ دلچسپی رکھنے والے احباب سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر جامعہ احمدیہ کے ہال میں پہنچ جائیں۔

(الامین للجمعیۃ العلمیۃ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام دوسرا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ ۱۴ جنوری سے شروع ہو رہا ہے

افتتاح کی رسم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ادا فرمائیں گے

ربوہ ۱۳ جنوری۔ تعلیم الاسلام باسکٹ بال کلب کے زیر اہتمام دوسرا آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ اپنی شاندار روایات کے ساتھ مورخہ ۱۴ جنوری بروز جمعرات شروع ہو رہا ہے۔ ملک بھر کی نامور ٹیمیں اس میں شرکت کر رہی ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ۱۴ جنوری کو صبح نو بجے کالج کے باسکٹ بال گراؤنڈ میں اس عظیم الشان ٹورنامنٹ کا افتتاح فرمائیں گے۔

یہ ٹورنامنٹ اپنی شاندار روایات کی وجہ سے ملک بھر میں جو اہمیت حاصل کر چکا ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ امسال پنجاب باسکٹ بال ایسوسی ایشن کی انتظامیہ کمیٹی نے اس ٹورنامنٹ کو پنجاب چیمپئن شپ کا حامل قرار دے دیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سال رواں کے لئے پنجاب کی منتخب ٹیم اس موقعہ پر ہی سلیکٹ کی جائے گی۔ چنانچہ ملک کی نامور ٹیموں کے علاوہ اس مرتبہ پنجاب چیمپئن شپ کی سیلکشن کمیٹی کے ارکان بھی یہ ٹورنامنٹ دیکھنے کے لئے ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ — شائقین حضرات سے توقع ہے کہ وہ ٹورنامنٹ کے تینوں روز تشریف لا کر اعلیٰ معیار کے کھیل سے لطف اندوز ہوں گے۔ اور اس طرح ٹورنامنٹ کی رونق کو بڑھائیں گے۔ ٹورنامنٹ ۱۴ جنوری سے شروع ہو کر ۱۶ جنوری تک جاری رہے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۶۱ء

سائنس اور مذہب

الفضل کی اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ ہم روزنامہ الجمعیتہ دہلی کا ایک مقالہ شائع کر رہے ہیں۔ اس مقالہ میں دو باتیں ہیں۔ جس کی طرف ہم توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ ایک بات تو یہ ہے کہ مسٹر ہکسلے جو زمانہ حال کے سائنسدانوں میں خاص درجہ رکھتے ہیں یہ خیال کئی بار ظاہر کر چکے ہیں کہ دنیا کو ایک نئے مذہب کی ضرورت ہے۔ آپ کے خیال میں نیا مذہب ایسا ہونا چاہیئے جو انسان کی موجودہ ترقی یافتہ سائنسی ذہنیت کو اپیل کر سکے۔

موجودہ انسان کی ترقی یافتہ ذہنیت کی تشریح یہ ہے کہ آج کا انسان مشاہدہ اور تجربہ کے بغیر کسی حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے عملی سائنس نے انسان کی یہ ذہنیت متعین کر دی ہے آج کا انسان کسی ایسی بات کو بطور روحانی عقیدہ کے ماننے کو تیار نہیں جس کو وہ عمل کی کسوٹی پہ گس کر نہ دیکھ سکے۔ ایک لحاظ سے یہ پوزیشن نہایت اچھی ہے۔ ایسا عقیدہ جو عقل کی کسوٹی پر پورا نہیں اترتا۔ ہر وقت اس خطرہ میں رہتا ہے کہ جونہی بعض حقائق معلوم ہونگے وہ متزلزل ہو جائے گا۔ چنانچہ بہت سے خود ساختہ مذہبی عقائد جو انسانی طفولیت میں انسان نے بنا رکھے تھے۔ سائنس کے تجربات کی وجہ سے غلط ثابت ہو چکے ہیں اور اس لئے اپنے خود ساختہ بتوں کو ٹوٹتے ہوئے دیکھ کر بہت سے انسان مذہب ہی سے بدظن ہو چکے ہیں۔

یورپ کے اکثر دانشمند اسی وجہ سے مذہب کو چھوڑ کر محض مادہ پرستی کی طرف مائل ہیں اور اب یہ حالت ہو چکی ہے کہ لامذہبی کی تعلیم کھلم کھلا وہاں دی جاتی ہے۔ اور دہریت کو منظم طور پر پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعی تمام مذاہب ایسے ہیں کہ ایک سائنٹیفک ذہنیت ان کو قبول نہیں کر سکتی۔ مسٹر ہکسلے کے خیال میں موجودہ مذہب کا دور انحطاط شروع ہو چکا ہے اور ان کا خاتمہ قریب ہے۔ کیونکہ دنیا اب تجربات کی قائل ہوتی جا رہی ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ انسان نے روحانی کمزوریوں کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ فیصلہ کن رویہ اختیار کرنے کی ذمہ داریوں سے بچا رہے اور خالی روحانیت کا سہارا لے کر اپنے موجودہ اور آئندہ مسائل سے پہلوتہی کرنے کا عادی بن جائے۔

مسٹر ہکسلے نے جو کچھ کہا ہے۔ وہ ان کی ذہنیت کے مطابق ہے۔ وہ ایک یورپین ہیں اور یورپ میں عیسائیت کا دور دورہ رہا ہے۔ موجودہ عیسائیت نے جس طرح مذہبی عقائد کو پیش کیا ہے ان کے ماحول میں پرورش پانے والا صاحب دانش انسان ہی ایسی ذہنیت کا اظہار کر سکتا ہے۔

جہاں تک حقیقت ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات صحیح مذہب کو پیش کرتی ہیں۔ لیکن امتداد زمانہ کے ساتھ بت پرستانہ مذاہب کے اثر نے اس کی ماہیت کو بدل دیا ہے۔ انسان محدود ہونے کی وجہ سے ایک طرف تو اپنے تئیں مجبور دیکھتا ہے اور اس کائنات کی وسعتوں کو محسوس کر کے کسی بالاتر ہستی کے وجود کو ماننے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔ لیکن وہ چاہتا ہے کہ اپنے محدود حواس سے ایسے وجود کو محسوس کرے۔ یہ دوگونہ رجحان اسکو بت پرستی کی دلدل میں گرا دیتا ہے۔ چنانچہ عیسائیت بھی دیگر قدیم مذاہب کی طرح بت پرستانہ رسومات کا شکار ہو گئی ہے۔

موجودہ سائنسی ذہنیت جب اس تضاد کو دیکھتی ہے تو وہ بجائے حقیقی مذہبی تعلیمات کی طرف رجوع کرنے کے مذہب ہی سے بیزار ہو جاتی ہے۔ یورپ میں الحاد اسی وجہ سے منظم اور وسیع الاثر صورت اختیار کر گیا ہے کہ یورپ میں موجودہ رائج مذہب اسی دوگونہ غلطی پر چلایا جا رہا ہے۔ اس لئے وہ سائنسی ذہنیت کو متسلی نہیں کر سکتا۔ مسٹر ہکسلے جو مذہب کی اسی صورت سے آشنا ہیں اور جن کے سامنے مذہب کو جس طرح اس کو اسلام نے پیش کیا پیش نہیں کیا گیا یا اگر پیش کیا گیا ہے تو وہ صحیح طور پر پیش نہیں کیا گیا۔ اس لئے مذہب کے متعلق جو خیالات انہوں نے ظاہر کئے ہیں۔ اس میں وہ مجبور ہیں

دوسری بات جو الجمعیتہ کے مقالہ نگار نے لکھی ہے اور جس کے متعلق ہم یہاں کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ مقالہ کے آخری الفاظ ہیں۔ جس میں مقالہ نگار نے مسلمانوں کو ابھارا ہے کہ وہ بھی اسلام کو سائنٹفک طریقے سے پیش کریں اسی طرح جس طرح عیسائی علماء اب اس کو پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اس کے متعلق ہماری رائے یہ ہے کہ موجودہ عیسائیت کے عقائد قطعاً ایسی صورت میں پیش نہیں کئے جا سکتے جو سائنسی ذہنیت کو اپیل کر سکتے ہیں۔ البتہ اسلام ایک ایسا دین ہے جس کو موجودہ سائنسی ترقی یافتہ ذہنیت قبول کر سکتی ہے لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ خود مسلمان اہل علم حضرات غیر اسلامی تخیلات سے اتنے متاثر ہو چکے ہوئے ہیں کہ جب تک وہ اپنی پروگرام کے مطابق اسلام کی تجدید و احیاء کی تحریک کو نہ اپنائیں۔ وہ اسلام کو بھی کسی قابل قبول صورت میں پیش نہیں کر سکتے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ فروری سنہ ۱۸۹۳ء کے ایک حاشیہ میں فرمایا ہے کہ:۔

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بیدل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری قوت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفۂ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دیگا اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں اسکے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں (باقی ص۳ پر)

میں کہاں اور کہاں شانِ رسولِ عربی

کر سکے کون بیاں شانِ رسولِ عربی
میں کہاں اور کہاں شانِ رسولِ عربی

خود خدا بھیجتا ہے جس پہ درود اور سلام
ہے وہ رحمت کا نشاں شانِ رسولِ عربی

کونسا مسئلۂ زیست ہے جو حل نہ ہوا
اُسوۂ حسنہ ہے ہاں شانِ رسولِ عربی

کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَأْن ہے جس ذات کی شان
اُس کی شانوں میں ہے شاں، شانِ رسولِ عربی

ہم ہیں ممنون مسیحائے زماں کے تنویرؔ
جس نے کی ہم پہ عیاں شانِ رسولِ عربی

حضرت مولوی عبدالمغنی خان صاحب رضی اللہ عنہ

اُذکُروا موتاکم بالخیر (حدیث نبوی)

(از مکرم محمد وقیع الزمان صاحب۔ ربوہ)

(۳)

عبادت و ریاضت

نماز باجماعت اور رمضان کے روزے تو فرائض میں داخل ہیں۔ جب تک حضرت مولوی صاحب کی ٹانگوں میں سکت رہی آپ نے مسجد میں نماز باجماعت ادا کی اور رمضان کے روزے تو اپنی زندگی کے آخری رمضان تک (یعنی ۱۹۵۵ء تک) پورے کئے۔ نوافل کی یہ حالت تھی کہ نماز تہجد شاید کبھی بیماری یا معذوری کی حالت ہی میں رہ گئی ہو ورنہ ہمیشہ پابندی کی۔ رمضان کے دنوں میں عشاء کے وقت بھی اور تہجد کے وقت بھی باجماعت تراویح ادا کرتے۔ رمضان کے علاوہ کثرت سے نفلی روزے رکھتے لیکن بہت کم ظاہر ہونے دیتے بلکہ بعض اوقات اگر ایسی صورت پیش آجائے کہ کھانے سے انکار کرنے پر نفلی روزوں کی کثرت کے ظاہر ہو جانے کا اندیشہ ہو تو آپ روزہ افطار بھی کر لیتے تھے۔

تہجد کی نماز کے متعلق ایک واقعہ اپنے ایک انتہائی قریبی عزیز سے ایک بار حضرت مولوی صاحب نے (اپنی عادت کے خلاف) بیان فرمایا تھا وہ درج کر رہا ہوں۔

فرمایا کہ ناظر دعوت و تبلیغ کی حیثیت سے جلسہ سالانہ کے ایام میں بعض اوقات دن رات کام کرنا پڑتا تھا۔ ایک دفعہ میں سارا دن اور رات کا نصف سے زیادہ حصہ متواتر کام کرکے دو بجے رات کے قریب گھر پہنچ کر بستر پر دراز ہوا۔ تھکاوٹ انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ جونہی میں لیٹا تو اللہ تعالیٰ نے سرگوشی کے انداز میں میرے کان میں کہا

"آج فرشتے آپس میں کہہ رہے ہیں کہ عبدالمغنی بہت تھک گیا ہے تہجد کے لئے نہ اٹھ سکے گا۔"

ظاہر ہے کہ اس محبت بھرے کلام کے بعد ایک عاشق کس طرح بستر پر لیٹ سکتا تھا۔ تھکاوٹ کا شائبہ بھی نہ رہا۔

حضرت مولوی صاحب انتہائی ناز سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے ربّ کا یہ کلام مجھے اتنا پیارا ہے کہ اس کے شکر میں اگر تا ابد میرا جسم اور میری روح اس کے حضور سجدہ میں پڑے رہیں تب بھی شکر کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات اپنے فرشتوں سے الگ ہو کر میرے ساتھ کی تھی۔

خاکسار راقم الحروف کا ذوق یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ انعام حضرت مولوی صاحب کو اس رات حاصل ہوا جب آپ اس کے سلسلے کے کام میں انتہائی جانفشانی سے کام کرتے تھے گویا اللہ تعالیٰ کے فضل اور محبت کو سب سے زیادہ کھینچنے والی چیز جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

جسمانی طہارت کی اہمیت

فرماتے تھے۔ شریعت کے ہر حکم میں علاوہ ان ظاہری مصلحتوں کے جو ہمیں نظر آتی ہیں۔ بے شمار باطنی اور روحانی مصلحتیں ہیں جن کے پورے سلسلۂ اثر کو سمجھنا انسان کے لئے محال ہے۔ مثال کے طور پر ابتدائی زمانہ کا ایک واقعہ سناتے تھے کہ ایک روز صبح کے وقت آنکھ نہ کھلی۔ خواب میں نظر آیا کہ سورج چڑھ آیا ہے اور صبح کی نماز کا وقت گذر گیا ہے۔ گھبراہٹ میں آنکھ کھل گئی اور اٹھ کر بیٹھا تو صبح کی اذان ہو رہی تھی یعنی تہجد کا وقت گذر چکا تھا۔ میں نے غور کرنا شروع کیا کہ تہجد کے وقت آنکھ نہ کھلنے کی کیا وجہ ہے تو معلوم ہوا اس دو زوات سونے سے قبل طہارت میں کچھ بے احتیاطی ہوئی تھی اور کچھ چھینٹیں بدن پر یا کپڑوں پر پڑ گئی تھیں جن کی اس وقت صفائی نہ ہو سکی تھی۔

الہامات اور کشوف

حضرت مولوی صاحب صاحب کشف و الہام تھے۔ لیکن بہت کم لوگوں کو اپنی زندگی اس کا علم ہونے دیا۔ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور مامورین کا مقام الگ ہوتا ہے لیکن دوسرے لوگوں کے لئے اپنے الہامات اور کشوف کا بلا ضرورت بیان اور تشہیر ان کے اپنے روحانی مقام کو بھی ضعف پہنچاتی ہے اور دوسروں کے لئے بھی خطرہ کا موجب ہوتی ہے۔ دوسروں کے لئے سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ وہ بجائے اپنے فرائض اور اعمال و عبادات پر توجہ دینے کے الہام اور کشوف کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہی تمام روحانی ترقی کا کمال ہے جو جلد سے جلد حاصل ہو جانا ضروری ہے اور اگر حاصل نہ ہو سکے تو ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ یا بعض اوقات الہامات اور کشوف کی شدید خواہش دماغی کمزوری کے ساتھ مل کر اغلبیتِ شیطان کا موجب ہو جاتی ہے۔ حالانکہ حقیقت میں غیر مامورین کے لئے الہامات اور کشوف ان کے روحانی مقام کی کسوٹی نہیں ہوتے الہامات و کشوف کے لئے ایک خاص قسم کی دماغی بناوٹ یا استعداد کی ضرورت ہوتی ہے جن لوگوں میں یہ استعداد قدرت کی طرف سے ودیعت کی گئی ہو ان کو نسبتاً جلد یہ تعلق حاصل ہو جاتا ہے۔ ویسے عین ممکن ہے کہ روحانی مقام کے لحاظ سے ایک ایسا شخص جس کو الہامات نہ ہوتے ہوں یا کم ہوتے ہوں بوجہ اپنے اعمال اور مجاہدات کے اللہ تعالیٰ کا زیادہ مقرب ہو بہ نسبت اس شخص کے جس کو بوجہ اپنی دماغی بناوٹ کے الہامات اور کشوف زیادہ کثرت سے ہوتے ہوں۔

الہامِ الٰہی کی ایک اور خصوصیت

فرماتے تھے کہ الہامِ الٰہی کی ایک بہت بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے الہام کے ذریعے اصول بیان فرماتا ہے بعض ایسے الہامات بھی جو بظاہر کسی واقعہ سے متعلق ہوں یا ایک خاص پیشگوئی کے طور پر ہوں کسی نہ کسی اصل یا قاعدہ کی طرف ضرور اشارہ کرتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے کلام کی افادیت ہر زمانے کے لئے قائم رہتی ہے۔ آپ نہایت تحدی کے ساتھ فرماتے تھے کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہو اور اس میں کوئی دائمی صداقت یا اصل یا قاعدہ بیان نہ کیا گیا ہو یا اس کی طرف اشارہ نہ کیا گیا ہو۔

فرماتے تھے ایک بار ایک معترض نے میرے سامنے بعض نہایت ہی تکلیف پہنچانے والی باتیں کیں جن سے میرے دل کو صدمہ پہنچا اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی ایک ایسی کمزوری سے مجھے اطلاع دی جس کا سوائے اس کے اور کسی کو علم نہ ہو سکتا تھا۔ جب میں نے تنہائی میں اس کو اس کے متعلق بتایا تو اس کا رنگ زرد ہو گیا اور اس نے اقرار کر لیا اور آئندہ کے لئے اعتراض سے کنارہ کش ہو گیا مولوی صاحب فرماتے تھے کہ کچھ عرصہ بعد ایک اور شخص نے اسی قسم کی باتیں کیں۔ اس وقت تو میں نے خیال نہ کیا لیکن کچھ عرصہ بعد اس کے متعلق بھی اسی قسم کے عیب کا لوگوں کے ذریعہ انکشاف ہوا۔ تب مجھے احساس ہوا کہ پہلے شخص کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ ظاہر فرمایا تھا اس میں دراصل ایک قاعدہ اور قانونِ قدرت کی طرف اشارہ تھا۔

سورۂ فاتحہ پڑھنے کا صحیح طریق

فرمایا کہ قادیان آنے کے بعد ایک بار اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کا صحیح طریق القاء کیا اور وہ یہ تھا کہ ہر آیت کے بعد کچھ توقف کرو اور اس پر غور کرو۔ فرماتے تھے کہ اس کے بعد جب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قرأت نماز میں سنی تو محسوس کیا کہ حضور کا ہمیشہ سے یہی طریق ہے۔

تاریخ کے علم کی اہمیت

فرماتے تھے کہ ایک بار قرآن کریم میں ہاروت و ماروت کی آیت کے متعلق میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس کی حقیقت مجھے بتائی جائے۔ اس پر ارشاد ہوا کہ اگر تفصیل معلوم کرنا ہے تو تاریخ پڑھو۔ بعد میں ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے اپنے ہاتھ سے تحریر کردہ تفسیری نوٹ پڑھتے ہوئے جب میں اسی آیت پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ آیت کے آخری حصہ "لا کانوا یعلمون" میں لفظ "یعلمون" کے متعلق حاشیہ میں حضرت صاحب نے تحریر کیا ہوا تھا کہ "اس سے مراد تاریخ کا علم ہے"۔

معدوم نیکیوں کا احیاء

میں جب جنگ پر جانے لگا تو وہ ۱۹۴۴ء کا زمانہ تھا اور اتحادی فوجیں ہر فرنٹ پر آگے بڑھ رہی تھیں۔ آپ نے قادیان کے اسٹیشن پر الوداع کہتے ہوئے مجھے الگ لے جا کر ایک نصیحت فرمائی اور وہ یہ تھی کہ ہر زمانہ میں بعض ایسی نیکیاں ہوتی ہیں جو دنیا سے معدوم ہو چکی ہوتی ہیں اور کوئی شخص ان پر عمل نہیں کرتا اس زمانے میں اگر کوئی شخص وہ نیکی کرے تو یہ امر ملاء اعلیٰ کے فرشتوں میں ایک عجیب استعجاب اور ہیجان پیدا کرتا ہے اور وہ اس شخص کے لئے خاص طور پر درگاہ رب العزت میں دعا اور سفارش کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس زمانہ میں ایک اسی طرح کی نیکی جو معدوم ہو چکی ہے یہ ہے کہ دوران جنگ میں جب فاتح فوج کسی گاؤں یا شہر میں داخل ہوتی ہے تو وہ شکست خوردہ قوم کے افراد کی جان و مال اور عزت و آبرو کا احترام نہیں کرتی اگر تم اپنے ذاتی عمل کے ذریعہ اور اپنے ماتحتوں کو تلقین کرکے اپنے حلقہ اثر میں مفتوحین کے جان و مال کا احترام کرواسکو تو یہ ایسی نیکی ہوگی جو آجکل کوئی بھی نہیں کر رہا اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کی خاص طور پر جاذب ہوگی۔

دوسروں کے حقوق کا احترام

دوسروں کے حقوق کا احترام اور اپنے حق پر قناعت کا جس قدر خیال حضرت مولوی صاحب کو تھا اور اس بارے میں حتی المقدور جس قدر باریک در باریک احتیاط آپ کے مدنظر رہتی اس کا اندازہ ایک روایت سے ہوتا ہے۔ جو محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب پراونشل امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق پنجاب نے ابھی حال ہی میں آپ کے صاحبزادہ عزیزم عبدالمنان خاں کے سامنے بیان فرمائی۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت مولوی صاحب ریل کا ٹکٹ لے کر جب سیٹ پر بیٹھے تو صرف اتنی ہی جگہ پر بیٹھے جو اس ریل کے درجہ کے لحاظ سے ایک سیٹ کے برابر ہوتی اگر باقی جگہ خالی بھی ہو تو آپ اس پر پاؤں نہ پھیلاتے نہ دراز ہوتے۔ دوسروں کے اصرار پر آپ جواب دیتے کہ میں نے تو صرف اتنی ہی جگہ کا ٹکٹ خریدا ہے۔ اس سے زیادہ کے استعمال کا مجھے کیا حق ہے۔

جنّوں کا وجود

جنوں کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے لیکن ان کی تفصیل کو اللہ تعالیٰ نے ظاہر نہیں فرمایا اور اسی حد تک علم ایک مومن کے لئے ضروری ہے۔ اس کی مزید تفصیل نہ صرف یہ کہ ایمانیات میں داخل نہیں بلکہ اس مسئلہ میں غیر ضروری کُرید میں خطرہ ہے کہ اس طرح سے حاصل شدہ ناقص علم۔ کمزور دماغ۔ ضعیف الاعتقاد اور اعصابی مریضوں کے لئے ایک مستقل وبال ثابت ہو۔ بہت سے لوگوں کی زندگیاں اس وہم میں تباہ ہو گئیں کہ ان پر جن آتے ہیں حالانکہ دراصل وہ دماغی اور اعصابی مریض تھے اور ان کا علاج ممکن تھا۔ اور بہت سے کارآمد اور صحت مند لوگوں نے اپنی عمریں اس رائیگاں مقصد کے حصول کے لئے ضائع کر دیں کہ ان کے قبضے میں جن یا موکل آ جائیں جو الہ دین چراغ کے روایتی جن کی طرح مال و دولت کے پوشیدہ خزانے ان کے قدموں میں لا ڈالیں۔

حضرت مولوی صاحب جنوں کے بحیثیت مخلوق ایک الگ وجود کے قائل تھے چونکہ آپ کے دماغ کی بناوٹ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص طور پر ایسی تھی کہ

ملاحظہ از الطبیعیات)

لہ پر آپ کو غیر معمولی پہنچ حاصل تھی اس لئے دیگر روحانی مخلوق مثلاً فرشتوں اور وفات یافتہ روحوں کے ساتھ ساتھ جنوں کے ساتھ بھی مکاشفہ کے رنگ میں آپ کی ملاقات اور گفتگو ہو جاتی تھی۔ لیکن وہ لوگ جو مکاشفہ کی حقیقت سے واقف ہیں جانتے ہیں کہ اس سے روحانی مخلوق کا وجود تو ثابت ہوتا ہے لیکن ان کا جسمانی دنیا سے ایسا تعلق کہ وہ بغیر اللہ تعالیٰ کے اذن کے کسی کو نفع نقصان پہنچا سکیں یا کوئی ایسے افعال ان کے ذریعہ اس عالم اسباب میں سرزد ہو سکیں جن سے اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ انتہائی حکیمانہ سلسلۂ خلقت و محلول میں خلل واقع ہو ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔

حضرت مولوی صاحب فرماتے تھے کہ لدھیانہ میں طالب علمی کے زمانہ میں چند جن عالم کشف میں میرے پاس آیا کرتے تھے ان دنوں ایک عرصہ سے گھر سے روپیہ نہیں آیا تھا اور بعض قرضوں کی ادائیگی کے لئے فوری طور پر روپے کی ضرورت پیش آگئی تھی۔ دوران گفتگو میں ان جنوں سے بھی اس ضرورت کا ذکر آیا۔ انہوں نے پیشکش کی کہ اگر آپ کہیں تو ہم آپ کو فوراً آپ کی ضرورت کے مطابق روپیہ مہیا کر دیں۔ میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ ان کو کیا جواب دوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے القاء ہوا کہ اگر ان کی پیشکش تم نے منظور کر لی تو ہمارے ساتھ تعلق ختم ہو جائے گا۔ اور روحانی ترقی بند ہو جائے گی۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ اس پر ان جنوں کا روپیہ لینے سے میں نے انکار کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ایسی مدد فرمائی کہ اگلے ہی روز گھر سے روپیہ آگیا۔

اس واقعہ کی جان وہ القاء ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مولوی صاحب پر ہوا اور جو جنوں سے تعلق کے ایک اہم پہلو کو واضح کرتا ہے۔ مجھے کمزور طبع اصحاب کے خیال سے جنوں کے ذکر اور اس واقعہ کے اظہار سے ازحد تامل تھا۔ لیکن بالآخر دل اس بات سے مطمئن ہوا کہ اہل اللہ کی باتیں خصوصاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھائی ہوئی باتیں ہدایت ہی کا موجب ہو سکتی ہیں گمراہی کا موجب نہیں اور یوں تو بڑی سے بڑی ہدایت کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا یہ وسیع قانون جاری ہے کہ يُضِلُّ بِهٖ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِي بِهٖ مَنْ يَّشَاءُ۔

قرآن کریم میں روحانی مخلوق میں سے صرف فرشتوں پر ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا ہے اور ان سے تعلق قائم کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور اسی پر مومن کا عمل واجب ہے۔ جن اصحاب کو اس میدان میں دلچسپی ہو وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب "ملائکۃ اللہ" پڑھیں اور اس پر عمل کریں ؛۔

(باقی)

خلاصہ تفسیر کبیر

خاکسار نے پہلے ایک نوٹ کے ذریعہ احباب کو مطلع کیا تھا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے خلاصہ تفسیر کبیر تیار کیا جا رہا ہے مگر جلسہ کے بعد چھپ سکے گا۔

جلسہ ایک ماہ پیچھے پڑنے کی وجہ سے وقت مل گیا اور اب خدا کے فضل سے سورۃ یونس تا کہف کی تفسیر کا خلاصہ "مخزن معارف" کے نام پر چھپ چکا ہے اور آخری پارہ چھپ رہا ہے۔

جلسہ پر انشاء اللہ دونوں جلدیں مل سکیں گی۔ قرآن کریم کا شوق رکھنے والے بعض احباب نے یہ علم پا کر کہ یہ کام ہو رہا ہے سینکڑوں جلدیں ریزرو کروا لی ہیں۔ دوسرے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ اپنی اپنی جماعتوں کے ذریعہ اکٹھی کتابیں خریدنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس طرح کتابیں انہیں سستی پڑیں گی

(پیر معین الدین - دارالصدر ربوہ)

السنہ مختلفہ کے اجلاس میں شرکت کرنیوالے احباب توجہ فرمائیں

دنیا کی پچاس سے زیادہ مختلف زبانوں میں تقاریر کا لسانی ریکارڈ بنایا جا رہا ہے اور اس اجلاس میں شامل ہونے والے احباب کی رنگین تصاویر بنائی جائیں گی۔ جو احباب اس اجلاس میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہوں ان سے گذارش ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل ارشادات کا ترجمہ کر کے ۱۸ر جنوری ۱۹۶۰ء تک مجھے بھجوا دیں۔

" اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اس اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔"

" دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے جبکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہو گا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اسی خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹)

جن احباب کی طرف سے یہ ترجمہ نہیں پہنچے گا ان کے متعلق سمجھا جائے گا کہ وہ اس اجلاس میں شامل نہیں ہو رہے۔ (مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

مورخہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۵۹ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم مبارک احمد خان صاحب ابن ماسٹر محمد شریف صاحب کو .... دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر شاہ محمد صاحب ننکانہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین (حکیم محمد صدیق ربوہ)

(۲) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۸ر جنوری ۱۹۶۰ء بروز جمعہ اللہ تعالیٰ نے پانچواں لڑکا عطا فرمایا ہے۔ مسعود احمد نام تجویز کیا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام نومولود کو صحت والی لمبی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ نومولود چوہدری عبدالحلیم صاحب کا نواسہ ہے۔ (حکیم محمد صدیق - دواخانہ طب جدید - ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم منشی سلطان عالم صاحب موصی و صحابی سکنہ گوڑیالہ ضلع گجرات ۲۴؍۱۲؍۵۹ کو بروز جمعرات وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی زندگی احمدیت کا صحیح نمونہ تھی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں بلند مقام دے اور ان کی خوبیاں ہمیں وراثت میں دے۔ مرحوم میرے برادر عزیز چوہدری غلام احمد صاحب ایم اے آنریری سکرٹری لاہور کے بھی خسر تھے اور میرے بڑے بیٹے محمد احمد کے بھی۔ ۲۵؍۱۲؍۵۹ کو مرحوم کو اپنے گاؤں میں امانتاً دفن کیا گیا۔ احباب کرام ان کی بلندی درجات و مغفرت کیلئے دعا فرمائیں۔ (فضل احمد نائب ناظر تعلیم)

جولین ہکسلے اور مذہب

شکاگو یونیورسٹی میں چارلس ڈارون کے نظریہ ارتقاء - ایوولوشن تھیوری - کی صد سالہ تقریب کے موقعہ پر سر جولین ہکسلے نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ مذاہب کا دور انحطاط شروع ہو چکا ہے اور ان کا خاتمہ قریب ہے کیونکہ دنیا اب تجربات کی قائل ہوتی جا رہی ہے! بیشک انسان تجربات کا قائل ہوتا جا رہا ہے لیکن کیا مذہب نے یہ کہا ہے کہ انسان اپنے تجربات سے فائدہ نہ اٹھائے اور اپنے حواس سے کام لینا بند کر دے ہمارا تجربہ ہی ہمیں یقین دلاتا ہے کہ جس طرح جسمانی پیاس کو بجھانے کے لئے مادی وسائل کی ضرورت ہے اسی طرح روحانی پیاس کو بجھانے کے لئے مذہب اور روحانیت کی ضرورت ہے۔

جولین ہکسلے نے اپنی تقریر میں کہا کہ انسان نے روحانی شخصیتوں کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ فیصلہ کن رویہ اختیار کرنے کی ذمہ داریوں سے بچا رہے اور خالی روحانیات کا سہارا لے کر اپنے موجودہ اور آئندہ مسائل سے پہلو تہی کرنے کا عادی بن جائے! سوال یہ ہے کہ کیا مذہب نے بھی یہ تلقین کی ہے کہ انسان اپنی بے عملی کے لئے مذہب کو سہارا بنائے؟ انسان کی کمزوری کے لئے خود مذہب کو ذمہ دار قرار دینا نہ معلوم نظریہ ارتقاء کی کونسی قسم ہے؟ یہ بھی غلط ہے کہ مذہبی لوگ موجودہ اور آئندہ مسائل کی ذمہ داریوں سے بچنے کے لئے مذہب قسمت یا قدرت کی کارروائیوں کا سہارا لیتے ہیں مذہب کا کام تو اتنا ہے کہ وہ انسانی صلاحیتوں اور مادی وسیلوں کو صحیح استعمال کرنے کا طریقہ بتائے اور انسانی کردار کے لئے اخلاقی ضابطوں کا ایک پیمانہ مقرر کر دے۔

جولین ہکسلے کا مزید ارشاد ہے کہ "آنے والے دور کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک نیا مذہب وجود میں آئے گا۔ اس کی بنیاد جدید علم و تجربہ پر ہو گی اور اس کے تحت نیکی اور بدی کا فرق زیادہ واضح شکل اختیار کرے گا مافوق الفطرت طاقتوں کی پرستش کے بجائے حق اور محبت ہیں انسانی قدریں زیادہ اجاگر ہونے لگیں گی۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ جب ایسا مادی مذہب وجود میں آئے گا تو اس کی بنیاد خود غرضی پر ہو گی۔ اور جدید علم اور تجربہ کو بھی خود غرضی کیلئے ہی استعمال کیا جائیگا اور اس کے تحت صرف بدی رہ جائے گی۔ اور نیکی کا تصور غائب ہو جائے گا۔ حق اور محبت کے الفاظ صرف ڈکشنری میں مل سکیں گے اور انسانی قدروں کا نام و نشان تک مٹ جائے گا۔ یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ جولین ہکسلے - ہنری ٹامس ہکسلے کے پوتے ہیں۔ انہوں نے اپنے لیکچروں میں جو لنڈن میں بارہا ہو چکے ہیں۔ کئی جگہ کہا ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اب مذہب کی ضرورت نہیں یا خدا کا کوئی وجود نہیں ان پر مجھے ہنسی آتی ہے اگر مذہب کی سچائی ثابت نہیں ہو سکی۔ تو اس کا جھوٹا ہونا بھی ثابت نہیں ہو سکا۔ اسلئے مذہب اور خدا کی نفی کرنا محض حماقت ہے! یہ ٹامس ہنری ہکسلے بھی ایک نوسٹک ہیں۔ جو دہریت کی ایک قسم ہے۔ لیکن وہ مذہب اور خدا کی نفی نہیں کرتے۔ اگر خود مذہب کے قائل نہیں تو وہ یہ بھی نہیں چاہتے کہ دوسروں کو بھی لامذہب بنائیں لیکن ان کے پوتے صاحب اپنے دادا سے دس قدم آگے ہیں اور خواہ مخواہ مذہب اور خدا کے منکر ہو رہے ہیں:

ہم یہاں اپنے علمائے کرام سے خطاب کرنا چاہتے ہیں۔ دنیا کی بے چینی سے یہ بات ظاہر ہے کہ انسان مادیت اور لامذہبیت سے گھبرا کر مذہب کی طرف آنا چاہتا ہے اس نے مادہ پرستی کی بہاریں دیکھ لیں اب اس کی خواہش ہے کہ مذہب اور روحانیت کے پانی سے اپنی پیاس بجھائے۔ لیکن وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ مذہب کو سائنٹیفک راہوں سے مانے اور اس کے ذریعہ موجودہ دور کی مشکلات کا حل سوچے اس سلسلہ میں عیسائی دنیا مذہب کو پیش کرنے کے جدید طریقے اپنا رہی ہے لیکن ہمارے علمائے کرام نے اس بارے میں کیا سوچا ہے دنیا میں آگ لگ رہی ہو اور ہمارے علماء صرف اس کا تماشا دیکھیں اسلام کی قدر تو ان کو نظر سے گرا دے گا اور وہ روحانیت کی دوڑ میں اسلام سے بہت پیچھے رہ جائے گا۔ علماء کو چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد مغربی زبانوں پر عبور حاصل کریں اور اسلام کو پیش کرنے کے جدید طریقوں کو اپنائیں ادع علیٰ سبیل ربک بالحکمۃ (اپنے رب کی طرف حکمت کے ساتھ بلاؤ) اسلام حکمت کی راہ اختیار کرتا ہے۔ جو عقلی بھی ہو سکتی ہے اور سائنٹیفک بھی۔ علماء اسلام کو اس کا فیصلہ جلد سے جلد کرنا چاہیئے۔

(الجمعیۃ ۲۰ر دسمبر ۱۹۵۹ء)

---

۴ ظاہر ہے کہ وہ عقائد میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتی۔ بلکہ عمل پر زور ہے۔ اور باوجودیکہ قرآن و حدیث آپکے مشن کا مؤید ہے اور عقل و نقل شاہد ہیں۔ مگر بدگمانی کرنے والے پھر بھی بدگمانی سے ہی کام لیتے ہیں۔

بدگمانی اور اسکے خطرناک نتائج

از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل

اسلام بدی کو جڑھ سے اکھاڑتا ہے بدگمانی بظاہر ایک معمولی گناہ ہے مگر اس کے نتائج نہایت درجہ خطرناک ہیں۔ اس کی ایسی مثال ہے کہ جیسے ایک شخص گیہوں کے ایک بڑے کھلیان کو ماچس کی تیلی لگا دے جس سے کھلیان جل کر خاک و سیاہ ہو جائے ہزاروں من گیہوں کا نقصان ہو جائے گا۔ اور جب آگ لگانے والے سے پوچھا جائے تو وہ کہے کہ میں نے تو صرف ایک تیلی لگائی تھی اسی طرح بدگمانی کرنے والے کے گناہ کی اہمیت بظاہر معلوم نہیں ہوتی۔ مگر اس کے نتائج خطرناک ہوتے ہیں۔ اسی لئے خدا نے اپنی پاک کتاب میں فرمایا۔ اجتنبوا کثیراً من الظن۔ کہ اے مومنو بدگمانی سے بہت بچو۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے

. . . .

کہ اے مومن بدگمانی سے بچو۔ کیونکہ بدگمانی خطرناک قسم کا جھوٹ ہے اور اس سے اجتناب ضروری ہے۔

واضح رہے۔ کہ بدگمانی کہتے ہیں اس برے خیال کو جو بغیر تحقیق کسی کی طرف منسوب کیا جائے۔ اور اسے ظاہر کیا جائے۔ قرآن کریم نے اس سے روکا ہے۔ مگر باوجود اسکے بڑی کثرت سے بدگمانی ہوتی ہے۔ چھوٹے بڑے مرد اور عورت سب میں یہ بیماری موجود ہے اور کم لوگ ہیں۔ جو اجتناب کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بدگمانی کے سلسلہ میں فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص کو بدگمانی کی بہت عادت تھی۔ بعض اوقات ٹھوکر لگے۔ تو انسان اس برائی سے باز آ جاتا ہے اسے جو ٹھوکر لگی۔ تو اس نے توبہ کی اور کہا کہ اے خدا میں آئندہ کبھی بدگمانی نہ کرونگا۔ اور بدگمانی کرنا تو کجا۔ آئندہ میں ہر ایک کو اپنے سے بہتر سمجھوں گا اور اپنے سے کمتر تو کسی کو خیال نہیں کرونگا۔ ایک عرصہ تک اس عہد پر قائم رہا۔ ایک دن وہ دریا کے کنارے پر گیا۔ وہاں ایک شخص کو دیکھا کہ ایک عورت کو لئے بیٹھا ہے اور دونو کچھ پی رہے ہیں۔ اب اس شخص کو معلوم نہیں تھا کہ وہ مرد کون ہے اور عورت کون ہے اور کیا پی رہے ہیں۔ پرانی بیماری عود کر آئی۔ اور خیال کیا کہ کوئی بدمعاش ہے جو عورت کے ہمراہ شراب پی رہا ہے۔ اس نے یہ خیال کیا۔ اور ادھر دریا میں آدمیوں کی بھری ہوئی کشتی آ رہی تھی۔ وہ بھنور میں چکر کاٹ کر ڈوب گئی۔ جس شخص کے متعلق بدگمانی کی گئی تھی۔ خدا نے اسے توفیق دی کہ وہ دریا میں بار بار غوطہ لگاتا۔ اور ہر بار غرق شدہ آدمی کو نکال لاتا۔ حتیٰ کہ ایک شخص باقی رہ گیا۔ تب وہ شخص بدگمانی کرنیوالے کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ تم بدگمانی کرنے میں تو بڑے بہادر ہو۔ میں نے سب غرق شدہ کو نکال دیا ہے۔ تم ایک شخص کو جو دریا میں باقی رہ گیا ہے۔ اُسے نکال کر دکھاؤ۔ نیز کہا۔ کہ خدا نے مجھے تمہارے امتحان کے لئے مقرر کیا تھا۔ تم نے مفت میں میرے متعلق بدگمانی کی۔ تم نے خدا سے عہد کیا تھا کہ ہر ایک کو اپنے سے بہتر سمجھونگا اور اپنے سے کمتر تو کسی کو خیال نہ کروں گا۔ وہ عورت جو میرے ساتھ بیٹھی تھی وہ تو میری ماں ہے۔ اور ہم دونو مشکیزے سے دریا کا پانی پیتے تھے اور تم نے خیال کیا۔ کہ دو بدمعاش بیٹھے شراب پی رہے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ انسان کس قدر جلد باز ہے کہ ماں بیٹا بیٹھے تھے ان کو از راہ بدگمانی بدمعاش قرار دیدیا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان جلد بازی سے بدگمانی کر بیٹھتا ہے اور پھر اسے ندامت کا سامنا ہوتا ہے۔

بخاری شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل میں وعظ فرمایا۔ جو بہت عمدہ تھا۔ اور لوگوں نے پسند کیا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ سے بڑھ کر کوئی عالم ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے فرمایا نہیں۔ خدا نے اس پر حضرت موسیٰ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ اے موسےٰ کم از کم اتنا تو کہتے کہ اللہ اعلم بالصواب۔ مگر ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ہمارا ایک بندہ خضر ہے جس کو ہم نے اپنے پاس سے علم عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نادم ہوئے اور حضرت خضر سے ملکر کئی علم کی باتیں سیکھیں۔ چنانچہ قرآن کریم سورہ کہف میں ان کی ملاقات اور ان باتوں کا ذکر ہے۔

اس زمانہ میں بھی خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق کو دیکھا کہ ظہر الفساد فی البر والبحر کی مصداق ہو گئی ہے تو اپنے بندے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مبعوث فرمایا۔ تاکہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی متابعت میں دین اسلام کی تجدید کریں۔ اور آپکو الہاماً بتایا گیا ؎

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

کہ آپکا مشن صرف یہ ہے کہ نام کے مسلمان کو حقیقی مسلمان بنایا جائے اور جماعت احمدیہ کے عمل سے ۴

فہرست عطایا برائے فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فضل عمر ہسپتال کی عمارت کے تین بلاک محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے مکمل ہو چکے ہیں۔ تیسرا بلاک جو زیر تعمیر تھا تقریباً مکمل ہے گو ابھی کچھ finishing باقی ہے مگر اب تعمیر کا مد میں کوئی رقم باقی نہیں بلکہ یہ مد کچھ زیر بار بھی ہو چکی ہے۔ لہٰذا احباب کی خدمت میں اس اعلان کے ذریعہ خاکسار تحریک کرتا ہے کہ وہ عطایا بھجوا کر اس جماعتی خیراتی ادارہ کی تکمیل میں حصہ لیں کافی عرصہ سے احباب نے تعمیر ہسپتال کے لئے عطایا بھجوانے بند کر دیئے ہیں۔ آخری دفعہ جو فہرست عطایا دہندگان شائع ہوئی تھی اس کے بعد ۵۹/۶ سے جو عطایا ۵/۶۰ تک آئے ہیں وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو قبول فرما کر عطایا دہندگان کو دین و دنیا میں اعلیٰ ترقیات عطا فرمائے آمین۔

عطایا جات دفتر امانت میں مد تعمیر میں بھجوائے جائیں (ڈاکٹر مرزا منور احمد)

۱ (از ۵۹/۶) شیخ کریم بخش صاحب اینڈ سنز۔ کوئٹہ ۵۰۰-۰-۰
۲ آغا نصیر احمد خان صاحب چک ۶۵/ ۴ رحیم یار خان ۲۰-۰-۰
۳ ناصرۃ الرحمٰن صاحبہ نصرت گرلز سکول ربوہ از نانا صاحبہ ۵-۰-۰
۴ ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب۔ لاہور ۲۰۰
۵ حاکم علی صاحب سیکرٹری مال جماعت اوکاڑہ ۳۵-۰-۰
۶ چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب ایڈیشنل میگا ریڈیو ملتان چھاؤنی ۱۰۰-۰-۰
۷ مولوی صدر الدین صاحب کھوکھر کراچی ۵-۰-۰
۸ میسرز الکیمسٹ ٹمپل روڈ لاہور ۱۰۰-۰-۰
۹ محمد اسحٰق صاحب ڈھاکہ ۱۰۰-۰-۰
۱۰ سردار غلام حیدر صاحب ریٹائرڈ ریلوے آفیشل رائے ونڈ ضلع لاہور ۲۰۰-۰-۰
۱۱ اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۱۰۰-۰-۰
۱۲ محمد حسین صاحب آف کلاتھ ہال چنیوٹ (برائے پنکھا) ۲۰۰-۰-۰
۱۳ نذیر بیگم صاحبہ مظفر گڑھ (برائے پانی) ۵-۰-۰
۱۴ چراغ دین صاحب عارف والا ضلع منٹگمری ۵-۰-۰
۱۵ حافظ نیاز احمد صاحب کرنالی۔ لاہور ۵-۰-۰
۱۶ عبد الرحمٰن صاحب آڑھتی سرگودھا ۱۰۰-۰-۰
۱۷ سید محمد صادق علی صاحب 〃 ۵-۰-۰
۱۸ بیگم شفیع صاحبہ پرانی انارکلی لاہور ۵-۰-۰
۱۹ منظور احمد صاحب سیکرٹری مال لاہور ۱۱-۰-۰
۲۰ چوہدری عبد الماجد صاحب کورنگی کراچی ۳۰-۰-۰
۲۱ امۃ الحی صاحبہ و امۃ الباری صاحبہ بنات چوہدری شاہنواز صاحب کراچی ۳۵-۰-۰
۲۲ حامدہ مبارکہ صاحبہ کراچی ۶-۰-۰
۲۳ سیٹھ محمد یوسف صاحب کلکتہ ۱۰۰-۰-۰
۲۴ خواجہ فیروز الدین صاحب سول لائن لاہور ۵-۰-۰
۲۵ اہلیہ صاحبہ سردار بشیر احمد صاحب لاہور ۵-۰-۰
۲۶ اہلیہ صاحبہ مولوی عبد الغفور صاحب کوہاٹ ۵-۰-۰
۲۷ جماعت احمدیہ کوہاٹ ۸-۰-۰
۲۸ میاں چراغ دین صاحب میرک ضلع منٹگمری ۱۰-۰-۰
۲۹ چوہدری غلام رسول صاحب میرپور خاص ۵۰-۰-۰
۳۰ فضل الرحمٰن صاحب P I D C کراچی ۵-۰-۰
۳۱ ملک محمد شفیع صاحب پکا نسوانہ جھنگ ۱۵-۰-۰
۳۲ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ کیپٹن منظور احمد صاحب لاہور چھاؤنی ۱۰۰-۰-۰
۳۳ سید اعجاز احمد صاحب سنت نگر لاہور ۲۰-۰-۰
۳۴ محمد حنیف صاحب کراچی ۱۰-۰-۰
۳۵ محمد عثمان صاحب سیکرٹری مال قصور ۵-۰-۰
۳۶ عبد الغنی صاحب چک ۴۷/ ج ب لائلپور ۵-۰-۰
۳۷ غلام رسول صاحب سیکرٹری مال ملتان

پانچ روپیہ کی حقیقت؟

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے کے لئے کم از کم پانچ روپیہ سالانہ کی شرط ہے اگر کسی نادار دوست یا عارضی طور پر مالی مشکلات میں گھرے ہوئے دوست نے اس شرط سے فائدہ اٹھایا تو عین ممکن ہے کہ ان کے پانچ روپے کی قربانی اللہ تعالیٰ کی نظر میں پانچ ہزار یا پانچ لاکھ یا اس سے بھی زیادہ حیثیت رکھتی ہو لیکن استطاعت رکھنے والے دوستوں کو اس رعایت کی طرف جھک جانا زیب نہیں دیتا وہ اتنا تو سوچیں کہ ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے سال بھر میں پانچ روپیہ کی حقیقت کیا ہے؟ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا حسب ذیل ارشاد ایسے دوستوں کے لئے لمحہ فکریہ پیدا کرنے کا موجب ہونا چاہیئے۔ حضور دفتر اول کے مجاہدین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"کجا وہ لوگ تھے جنہوں نے پانچ پانچ۔ چھ چھ ماہ کی آمد نیں تحریک جدید میں دیدیں اور کجا تم ہو (یعنی دفتر دوم کے اکثر مجاہدین) کہ اپنی ماہوار آمد سے جو ایک ہزار روپیہ ہے صرف پانچ روپیہ دیتے ہو ..... ان کی قربانی کا تو ہمیں مجلسوں میں اظہار کرنے سے بھی شرم آتی ہے۔"

حضور کے دیگر ارشادات سے واضح ہے کہ اب کم از کم معیار قربانی ماہوار آمد کا ۱/۵ ہے جو سال بھر میں ادا کرنا ہوتا ہے مثلاً یکصد روپیہ ماہوار آمد والے کم از کم ۲۰/- روپے سالانہ چندہ تحریک جدید کا وعدہ فرمائیں (وکیل المال اول تحریک جدید)

۳۸ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ ... حب ربوہ از والدہ صاحبہ آمنہ بی بی صاحبہ ۵۰/-/-
۳۹ 〃 〃 〃 چچی صاحبہ فاطمہ بی بی صاحبہ ۱۰/-/-
۴۰ چوہدری محمد یعقوب صاحب جڑانوالہ ۵/-/-
۴۱ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری مال مجکر ضلع میانوالی ۱۱-۸-۰
۴۲ رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال دہلی گیٹ لاہور ۸-۰-۰
۴۳ بیگم شفیع صاحب سرگودھا ۵-۰-۰
۴۴ فدا محمد خان صاحب اسلامیہ پارک لاہور ۵-۰-۰
۴۵ محمد شفیع صاحب نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ ۴۰۰-۰-۰
۴۶ نور احمد صاحب سیکرٹری مال گرمولا ورکاں ۱۵-۰-۰
۴۷ لجنہ اماء اللہ بانڈھی سندھ ۵-۰-۰
۴۸ ڈاکٹر محمد انور صاحب جڑانوالہ ۱۰-۰-۰
۴۹ اہلیہ صاحبہ عبد الرحمٰن صاحب میانوالی ۲۳-۶-۲
۵۰ ملک صاحب خان صاحب نون سرگودھا ۴۰۰-۰-۰
۵۱ ایم شکر اللہ کلیم صاحب بجانب محمد ظفر اللہ خان صاحب سعودی عرب ۵۰-۰-۰
۵۲ چوہدری سردار خان صاحب کوٹ نانڈر ضلع گوجرانوالہ ۱۹-۱۲-۰
۵۳ خان فضل محمد خان صاحب حیدر آباد ۲-۰-۰
۵۴ محمود مجید احمد خان صاحب کراچی ۵-۰-۰
۵۵ چوہدری عبد الحکیم صاحب سرگودھا ۵-۰-۰
۵۶ لجنہ اماء اللہ لاہور ۱۶-۱-۰
۵۷ اہلیہ صاحبہ چوہدری علی محمد صاحب بی اے۔ بی ٹی۔ ربوہ ۵-۰-۰
۵۸ میاں عبد الرشید صاحب گوجرانوالہ ۶-۰-۰
۵۹ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب کوٹلی ہرنام ۲-۰-۰
۶۰ صدیق امیہ علی صاحب مالابار ۱۰۰-۰-۰
۶۱ خلیل احمد صاحب قریشی معرفت پیر ضیاء الدین صاحب قریشی ۵-۰-۰
۶۲ اہلیہ صاحبہ چوہدری اللہ بخش صاحب سنت نگر لاہور ۱۰۰-۰-۰
۶۳ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چٹاگانگ ۱۰۰-۰-۰
۶۴ لفٹیننٹ کرنل محمود احمد صاحب چٹاگانگ ۳۵-۰-۰
۶۵ محمود الحسن صاحب -۰-۰
۶۶ وکالت مال از جماعت گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ ۴-۰-۰
۶۷ اہلیہ صاحبہ چوہدری عنایت اللہ صاحب اوکاڑہ -۰-۰
۶۸ کیپٹن ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب رحمان ڈسپنسری -۰-۰
۶۹ ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب بورنیو -۰-۰
۷۰ خان بشیر احمد خان صاحب ۱۰-۰-۰
۷۱ سردار النساء صاحبہ بیگم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ۲۰-۰-۰
۷۲ شمیم بخاری صاحبہ معرفت حکیم سید پیر احمد صاحب سیالکوٹ ۷-۰-۰

۵/۶۰ تا

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں
(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

نمبر ۱۵۵۳۷: میں رشیدہ بیگم زوجہ شیخ عبدالحق صاحب قوم شیخ ... قانون گو پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت سال ۱۹۳۱ء ساکن ۹/۶۹ جیکب لائنز کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) حق مہر مبلغ ڈیڑھ ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے (۲) زیورات طلائی وزن ۲۰ تولہ قیمتی ۲۵۰۰/- روپے کے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں مندرجہ بالا حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں کوئی اور جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی
الامۃ رشیدہ بیگم بقلم خود
گواہ شد عبدالحق خاوند موصیہ
گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۵۵۳۸: میں رشید احمد راشد ولد ماسٹر شیر علی قوم جٹ پیشہ وقف عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۵۹ حسب ذیل وصیت ...... کرتا ہوں۔
میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد گذارہ بمد ۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت میرا قرار متروکہ جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
وتب الینا انک انت السمیع العلیم
العبد رشید احمد راشد واقف زندگی دفتر وقف جدید۔ ربوہ
گواہ شد محمد ابراہیم خلیل انسپکٹر وقف جدید
گواہ شد مرزا نذیر علی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ۔ ربوہ

نمبر ۱۵۵۳۹: میں چوہدری اسد اللہ خاں ولد چوہدری نبی بخش صاحب قوم جیمہ پیشہ کاشت کاری عمر تخمیناً ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۵ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرے پاس اس وقت مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ میری پنشن مبلغ پندرہ روپیہ ماہوار ملٹری سروس سے ملتی ہے علاوہ ازیں جو کچھ اپنی زندگی میں آئندہ آمدنی ہوگی۔ مذکورہ جائیداد اور آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
العبد بقلم خود اسد اللہ خاں چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا
گواہ شد ہدایت اللہ بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا
گواہ شد روبرو فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید سرگودھا

اعانت الفضل

محترمہ اہلیہ ملک اللہ رکھا صاحب نوشہرہ ضلع سیالکوٹ نے اپنے لڑکے ملک محمود احمد صاحب کے عہدہ میں ترقی ملنے کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس خوشی کو بابرکت کرے اور آئندہ ترقی کا پیش خیمہ بنائے۔
(مینجر الفضل)

دعائے مغفرت

میرے والد صاحب قضائے الٰہی سے فوت ہوگئے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین
عنایت اللہ ولد میاں کرم الٰہی صاحب مرحوم گرجا بالوالا گجرات

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی جی لفانہ طاقتوں کو اس کی الہی طاقت ایسا ضعیف کر دے کہ کالعدم کر دیوے۔ میں متعجب ہوں کہ آپ نے کس سے اور کہاں سے سن لیا اور کیونکر سمجھ لیا کہ جو باتیں اس زمانہ کے فلسفہ اور سائنس نے پیدا کی ہیں وہ اسلام پر غالب ہیں۔ حضرت خوب یاد رکھو کہ اس فلسفہ کے پاس تو صرف عقلی استدلال کا ایک ادھورا سا ہتھیار ہے اور اسلام کے پاس یہ بھی کامل طور پر اور دوسرے کئی آسمانی ہتھیار ہیں۔ پھر اسلام کو اس کے حملہ سے کیا خوف پھر نہ معلوم کہ آپ اس قدر اس فلسفہ سے کیوں ڈرتے ہیں اور کیوں اس کے قدموں کے نیچے گرے جاتے ہیں اور کیوں قرآنی آیات کو تاویلات کے شکنجہ پر چڑھا رہے ہیں۔"

یہ آواز تھی جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کے شروع میں بلند فرمائی تھی اور زمانہ بتا رہا ہے کہ یہ آواز صدا بہ صحرا ثابت نہیں ہوئی ہے چنانچہ آج جماعت احمدیہ ملکہ میں قرآن اور عمل سیدنا حضرت رسول اللہ لیکر ساری دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی ہے اور یورپ کے سائنس دانوں اور فلسفیوں کو چیلنج کر رہی ہے کہ اپنی مطلوبہ حکمتوں کو لاؤ اور ان کا قرآن کریم کی حکمتوں سے مقابلہ کرو آنحضرت صلعم کے سوانح حیات اور قرآن کریم کے تراجم اور تفسیر ان کے سامنے رکھے جا رہے ہیں اور اسلام کی اذان یورپ کی وادیوں میں گونج رہی ہے۔ کئی اہم مقامات پر مساجد تعمیر ہو گئی ہیں تاہم یہ کام محض آغاز ہے۔ انشاءاللہ یہ سلسلہ پھیلتا چلا جائے گا اور ہمیں یقین ہے کہ دنیا بہت جلد اسلام کی حقانیت کی قائل ہو جائیگی اور تمام سائنس اور فلسفہ اسلام کی تعلیمات کے سامنے سرنگوں ہو جائیں گے اور یہ ثابت ہو جائیگا کہ ایک صحیح مسلمان ہی سائنس اور فلسفہ کی وقعت کو سمجھ سکتا ہے۔ انشاءاللہ یہ ہو کر رہے گا۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں